مولای صلِ وسلم دائما ابدا　　درسِ حدیث　　علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

# اِسلام میں اِنسان کی معیشت کے لیے مکمل ہدایات

## حرام اَور ناپاک چیزوں سے علاج کا حکم

## عذابِ قبر اور پیشاب ۔ اِنسانی پیشاب ہندوؤں کا آبِ حیات

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

( کیسٹ نمبر 60 سائیڈ A 1986 - 07 - 18 )

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے اِرشاد فرمایا : اِنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دَوا دونوں ہی نازل فرمائیں اُتاریں بتلائیں وَجَعَلَ لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءً اور ہر بیماری کے لیے اللہ تعالیٰ نے دَوا رکھ دی فَتَدَاوَوْا تم دَوا کرو دَوا کا استعمال کرو مگر وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ [1] حرام چیز سے علاج نہ کرو، وہ منع ہو گیا۔ حرام چیز ایک تو وہ ہوتی ہے جو کھانی حرام ہے اَور ایک وہ ہوتی ہے کہ جو ناپاک بھی ہو، دو ہو گئیں چیزیں تو ایسی چیزوں سے علاج کھانے پینے کا دُرست نہیں ہے، لگانے کی بات ہو سکتی ہے۔

ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ کچھ لوگ آئے عُرَیْنَہ کے وہ عُرانی لوگ مدینہ طیبہ میں رہے پھر کہنے لگے کہ ہمیں تو یہاں کی آب و ہوا رَاس نہیں آئی ہم لوگ تو جنگلوں میں رہتے ہیں دیہات میں رہتے ہیں کھلی آب و ہوا میں رہتے ہیں یہ شہر ہے تو ہمیں تو اِس سے شکایت ہو گئی جسمانی جیسے خارش ہو خشکی ہو۔

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۳۸۸

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو علاج اللہ کی طرف سے اِن کا بتلایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہاں فلاں جگہ ہمارے اُونٹ ہیں وہاں تم لوگ جا کے قیام کرو تو اُن کا دُودھ پیو اور پیشاب [1]

## ہندواور بچھڑے کا پیشاب :

اُور پیشاب مَلا جاتا تھا ویسے تو غیر مسلم قومیں پی بھی لیتی ہیں جیسے بچھڑے ( گائے کا بچہ ) کے پیشاب کے بارے میں کہتے ہیں کہ جگر کی بیماریوں کا علاج ہے بہت بڑا نہایت ہی عمدہ، اِس طرح کی چیزیں ہیں کچھ۔ تو ہندو جو گائے کی تعظیم کرتے ہیں وہ ممکن ہے اُس کے پیشاب کو پیشاب کی چھینٹوں کو اور اُس کے گوبر کو ناپاک نہ سمجھتے ہوں جب وہ ایک مقدس چیز ہوئی تو اُس کے جو فضلات ہیں وہ بھی مقدس سمجھے جاتے ہوں یہ کوئی بعید نہیں ہے، بہر حال تھا علاج ایسے۔

## اُونٹ کا دُودھ اُور پیشاب، علاج کی نوعیت :

کچھ حضرات تو کہتے ہیں کہ پیشاب بھی پیا جاتا تھا اُونٹ کا اُور دُودھ بھی اور اِمام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اور دُوسرے لوگوں نے جو روایت کی ہے وہ یہ لکھی ہے کہ اِبراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ کَانُوْا یَسْتَنْشِقُوْنَ بِھَا یا کَانُوْا یَسْتَنْشِفُوْنَ بِھَا . یَسْتَنْشِفُوْنَ کا مطلب تو یہ ہوگا کہ اُس کے ذریعے سے زخموں کی خشکی چاہتے تھے اِس کو علاج سمجھتے تھے علاج کے لیے وہ مَل لیتے تھے تاکہ زخم خشک ہو جائے اُور اِسْتِنْشَاقٌ اگر ہے تو اِسْتِنْشَاقٌ ناک میں پانی دینے کو کہتے ہیں ناک میں بھی وہ دیتے تھے ہوسکتا ہے زخم اِسی قسم کے ہوتے ہوں اُن کو تکلیف اِسی طرح کی ہوئی ہو کہ اُس میں اُنہیں ناک میں دینا پڑا۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اُن کو اُدھر بھیج دیا کہ جاؤ وہاں اُونٹ ہیں اُن کا دُودھ پیو اُور پیشاب بھی استعمال کرو تو پیشاب کا اِستعمال خارجی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ منع نہیں ہے اُس سے فائدہ ہوسکتا ہے۔

## دَاد کی بیماری کا عجیب علاج :

لوگ کہتے ہیں کہ '' دَاد '' [2] ( یا دَھدّر ) اگر کہیں ہو جائے تو اُس جگہ دہی کا پانی لگا دیں اُور کتا وہ چاٹے تو وہ دَاد ٹھیک ہو جاتے ہیں، اَب کتے کا لعاب ناپاک ہے وہ تو لگے گا لیکن یہ دوا دُرست ہے منع نہیں ہے اَب رسول اللہ ﷺ نے جو علاج بتلایا ہوگا غالبًا اہلِ اِسلام میں وہ چلا آرہا ہے اُور عرب کہتے ہیں '' بَرٌ ''

---

[1] بخاری شریف ص ۳۶ [2] پھنسیوں کے وہ چھتے جو فسادِ خون کے باعث جسم پر ظاہر ہو جاتے ہیں اور اُن میں کھجلی ہوتی ہے۔

آج کل تو رہا نہیں وہ طریقۂ علاج لیکن ایک دو نسل پہلے وہ علاج تھا اور بـــــر تو کہتے ہیں جنگل کو تو وہاں چلے گئے۔ اِس کا مطلب لوگ سمجھتے تھے کہ وہاں وہ اِس لیے گئے ہیں کہ اُونٹ کا دُودھ پئیں اُونٹ کا دُودھ کچھ تو دیر ہضم ہوتا ہے یا دست آور ہوتا ہے بہر حال اُس سے اُن کو مسہل لینے مقصود ہوتے تھے اَور اتنے دِن وہ پیا جاتا تھا کہ اَجابت میں دُودھ ہی خارج ہونے لگے تب یہ سمجھتے تھے کہ یہ سب مادّے خارج ہوگئے اَور یہ آدمی اچھا ہوگیا تو جنابِ رسول اللہ ﷺ نے یہاں جو اِرشاد فرمایا ہے **لَا تَدَاوَوْ بِحَرَامٍ** حرام چیز سے علاج نہ کرو اَور اُس میں دونوں چیزیں شامل ہیں ایک وہ چیزیں ہیں کہ جو ناپاک تو نہیں ہیں مگر کھائی نہیں جاتیں جیسے مٹی جیسے ریت ناپاک تو نہیں ہے لیکن یہ کہ کھانی مٹی تو وہ منع ہے۔

## آبِ حیات، ہندوؤں کا اپنا پیشاب پینا :

دُوسری صورت وہ یہ ہے کہ جس کا پینا یا کھانا صراحتًا منع آگیا تو اُس سے دَوا نہ کرو، یہ جو وہاں ہندوستان کا وزیر اعظم تھا پہلے "مُرار جی ڈیسائی" وہ اَب بھی پیشاب پیتا ہے اپنا پیشاب اَور کہتا ہے (یہ آبِ حیات ہے اور) اِس میں بہت فائدے ہیں اَور اکثیری چیز ہے۔ میں نے دیکھا اُس زمانے میں آپ کو یاد ہوگا کہ جب اُس کا بیان آیا تو اُس کی اسمبلی میں اُس کے ہمنوا کئی ایک نکل آئے کہ ہم بھی پیتے ہیں۔

## حدیث کا مطلب ہر آدمی نہیں سمجھ سکتا، مسلمانوں کی شرمناک حالت :

تو اُس زمانے میں مسلمانوں کی کمزوری کی بات دیکھیں حالت کہ یہی مضمون شائع ہوا اَور اُس میں پیشاب کے استعمال کے لیے اِسی حدیث سے جو میں نے ابھی سنائی آپ کو عُرَنیوں کی اِستدلال کیا گیا اَور اِنہیں شرم نہ آئی کیونکہ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ جو حدیث ہمیں سمجھ آجائے بس وہ کافی ہے حالانکہ یہ بات نہیں ہے بلکہ خاص چیز یہ ہے اِسلام میں کہ حدیث پر عمل کیسے کیا گیا رسول اللہ ﷺ نے ایک اِرشاد فرمایا صحابۂ کرامؓ اِسے کیا سمجھے پھر عمل کیسے کیا، آگے کیسے بتلایا اُنہوں نے اَور یہ خصوصیت مذہبِ اسلام میں ہے اور کسی مذہب میں نہیں ہے۔ تو اِنہوں نے ایک تو یہ دیکھی اُونٹ کے پیشاب والی روایت اَور اُس پر قیاس کرلیا خود ہی اَور خود ہی لکھ ڈالا اَور وہ انگریزی اخبارات میں شائع ہوا مجھے دکھایا لوگوں نے کہ یہ ایسے ہے۔ میں نے کہا کہ اَب اِس جہالت کا کیا علاج ہے اَور اِتنے مرعوب ہونے کا جس کا ذہن ہو کہ ایک ہندو پی رہا ہے اپنا پیشاب تو تم اُس کے لیے اِسلام میں بھی گنجائش نکالنے چلو کہ مذہب میں بھی یہ ہے اور حدیث میں اُونٹ کا پیشاب پینے کا علاج آیا

ہے علاج میں وہ استعمال ہوا ہے اور بغیر علماء سے رجوع کیے کیونکہ علماء کے سامنے تو تمام حدیثیں ہیں۔

## اِنسان کا پیشاب اَور عذابِ قبر :

اِنسان کا پیشاب تو بالکل ناپاک ہے اَور حدیث شریف میں آتا ہے کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ ایک جگہ سے گزرے وہاں دو قبریں تھیں تو اِرشاد فرمایا یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِی کَبِیْرٍ اِن دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے لیکن ایسے بڑے کام میں نہیں ہے کہ جو مشکل ہوتا آسان سا ہی کام تھا آدمی بچنا چاہتا تو بچ سکتا تھا بے پرواہی کی ہے تو اُس میں پھنس گئے ہیں، بات کیا تھی اَمَّا اَحَدُھُمَا فَکَانَ لَایَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِہٖ اور کہیں آتا ہے لَایَسْتَنْزِہُ مِنْ بَوْلِہٖ ایک کا تو قصور یہ ہے کہ وہ اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا یعنی چھینٹیں آگئی ہیں کہیں لگ گیا ہے پیشاب تو پرواہ نہیں کرتا تھا، ناپاک ہے نہیں دھویا بے احتیاطی کرتا تھا اَور دُوسرا کَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ وہ اِدھر کی بات اُدھر اُدھر کی اِدھر لگا کے فساد اور جھگڑے کھڑے کرتا تھا تو اُس میں یہ خرابی تھی تو اِن دونوں کو عذاب ہے اَور اِس وجہ سے ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک شاخ لی اور اُس کے دو ٹکڑے فرمائے اور پھر ایک اِس پر لگا دیا اور ایک اُس پر لگا دیا اور فرمایا کہ اِن کے اُوپر سے عذاب شاید کم ہو جائے اور شاید کا ترجمہ نہیں کیا جاتا، قرآن پاک یا حدیث میں جہاں شاید آتا ہے اُس کو کہتے ہیں کہ وہ یقینی ہوا کرتا ہے تو گویا معنٰی یہ ہوا کہ جب تک یہ خشک نہیں ہوں گی تو اِن کو عذاب نہیں ہوگا تخفیف ہو جائے گی عذاب میں لَعَلَّہٗ یُخَفَّفُ عَنْھُمَا مَا لَمْ یَیْبَسَا یا مَالَمْ تَیْبَسَا [1] جب تک خشک یہ نہ ہوں۔ دُوسری روایت میں آتا ہے کہ میں نے دُعاء کی ہے اَور میری دُعاء اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی ہے اَور جب تک یہ تر رہیں گیں اُس وقت تک اِنہیں عذاب نہ ہوگا۔ اَور علماء لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے یہ بات بعید ہے کہ ایک دفعہ عذاب موقوف کردیں اور پھر شروع کردیں یہ اُس کی شانِ کریمی کے لائق نہیں ہے لٰہذا جب ایک دفعہ عذاب موقوف ہو گیا ہوگا اُن کا، تو موقوف رہا ہوگا۔

رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے پیشاب کو جو اِنسان کا ہے اُس کو ایسے فرمایا ہے اَور یہ لکھنے بیٹھ گئے اَور یہ مضمون چھاپ ڈالا وہ ہزاروں لاکھوں تک پہنچتا ہے تقریبًا، یہ اخبارات لاکھوں تک پہنچتے ہیں فضول گمراہی یا تشویش میں ڈال دیا اِنہوں نے، تو دَوا کے بارے میں اِرشاد فرمایا گیا کہ دَوا کرسکتے ہو لیکن

---

[1] بخاری شریف ص ۳۴

لَا تَدَاوَوْ بِحَرَامٍ حرام چیز استعمال نہ کرو دوا میں یعنی کھانے پینے میں۔

دُوسرے ایک اَور ہے حدیث شریف اُس میں پھر یہ آتا ہے کہ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِیْثِ ؂ جوخبیث دَوا ہو یعنی نجس دَوا ہو اُس سے منع ہی فرمایا ہے تو بہتر تو یہی ہے کہ نجاست کے ذریعہ خارجی علاج بھی نہ کرے آدمی، بچنا ہی چاہیے کپڑے ناپاک ہوں گے پھر بعض چیزوں میں دھونا ہی نہیں ہوتا کافی دیر رُکنا پڑتا ہے ناپاک رہیں گے پسینہ آئے گا وہ اِدھر اُدھر لگے گا وغیرہ وغیرہ بہت ساری خرابیاں آسکتی ہیں تو سب سے بہتر چیز تو یہی ہے کہ نہ کیا جائے لیکن اگر ایسی صورت پیش آجاتی ہے جیسے میں نے مثال دی کہ '' دَاد '' کے لیے کہتے ہیں دہی لگا دو اَور کُتّے سے چٹوا دو تو اُس کے لعاب میں خدا نے ایسی تاثیر رکھی ہے کہ شفا ہو جاتی ہے۔ اَور یہ بات بہت مشہور ہے کہ کُتّے کے کہیں زخم ایسی جگہ اگر ہو جائے جہاں اُس کی زبان نہ پہنچ سکے وہ ٹھیک ہونا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ ہاں جہاں زبان پہنچتی ہے وہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ بِلّی کا بھی یہی ہے اُس کے لعاب میں شفاء اللہ نے رکھی ہے وہ بھی اِسی طرح سے چاٹتی رہتی ہے صاف کرتی رہتی ہے اَور فائدہ ہوتا رہتا ہے مرہم کا کام دیتا جاتا ہے۔

تو آقائے نامدار ﷺ نے ہمارے واسطے دُنیاوی معیشت کی چیزیں بھی ذکر فرمائی ہیں اَور یہ دلیل ہے اِس بات کی کہ اِسلام رہبری کے لیے مذہبِ کامل ہے اِس میں کوئی کمی نہیں ہے تو اِنسانی زندگی کے لیے ضرورتوں کے لیے یہ مذہب نہایت مکمل ہے کوئی شعبہ اِس کی رہبری سے اَور ہدایت سے خالی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعمالِ صالحہ کی توفیق عطاء فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعا ............